

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَى بَابِهَا

جعفر کے شعبہ علم الاخبار پر ایسی لاجواب کتاب آج تک دنیا کے کسی بھی  
حصہ میں شائع نہیں ہوئی

# اعنی سرغریب

مستحصلہ ابوطالبی

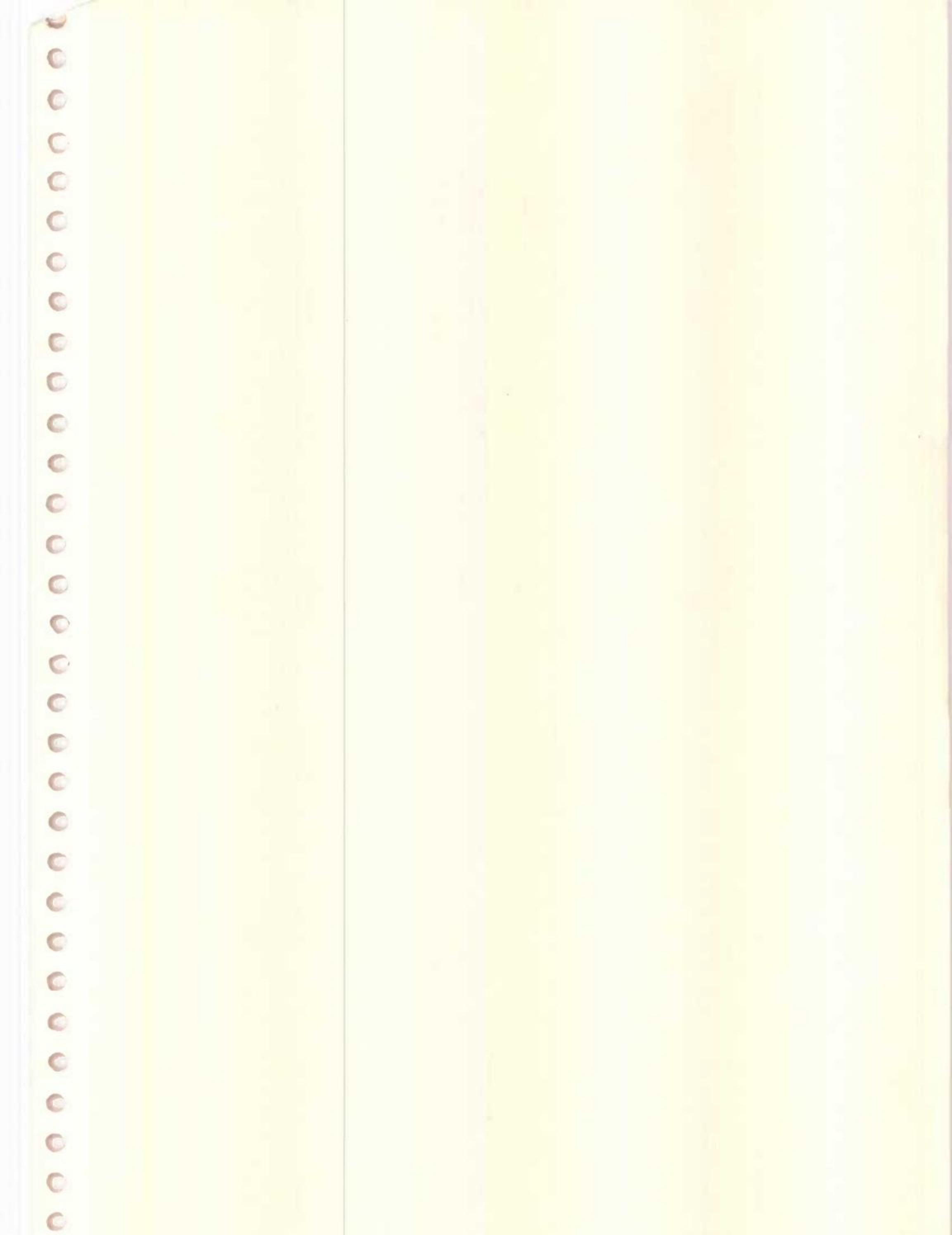
مُصَنَّف

علامہ کشفی شاعر اہلبیت حکیم شاد گیلانی مدظلہ العالی

(مصنف متعدد کتب رمل و جفر)

ناشر

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور





أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَى بَابِهَا

جعفر کے شعبہ علم الاخبار پر ایسی لاجواب کتاب آج تک دنیا کے کسی بھی  
حصہ میں شائع نہیں ہوئی

# اعنیٰ سر غریب

مستحصلہ ابوطالبی

مُصَنَّف

علامہ کشفی شاعر اہلبیت حکیم شاد گیلانی مدظلہ العالی  
(مصنف متعدد کتب ریل و جفر)

ناشر

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور

# انتساب

میں اپنی اس جفری پیش کش کو نجات دارین اور فلاح کو نین  
کی خاطر حضرت امام صنعت الہیہ سید البقارین و کشف  
العلمین، امام جعفر الصادق علیہ السلام کے جد المجاہدین  
سلطان الفقراء امام الاولیاء مولائے کائنات سید السادات  
اسد اللہ الغالب، علی ابن ابیطالب، شہنشاہ ولایت علیہ الصلوٰۃ  
والتسلیم کے نام نامی و اسم گرامی سے منسوب کرنے کا سرمدی  
شرف حاصل کرتا ہوں۔

شاعر اہلبیت

شاد گیلانی

شور کوٹ ضلع جھنگ

طالبین: ملک سراج الدین اینڈ سنز۔ لاہور (۸)  
مطبع: سراج محمدی پریس ۳۳ سرکلر روڈ۔ لاہور (۷)



## حقائق و معارف

تقریظ از حضرت علامہ الحاج سرکار پیر سید وارث علی شاہ صاحب  
جیلانی قادری فاضل مکتہ معظمہ لائلپور

الحمد للہ والصلوة علی اہلہا۔ اما بعد کسی کتاب پر تقریظ لکھنا  
ہی مشکل ہے جتنا کتاب لکھنا۔ کیونکہ اگر تقریظ لکھنے والا موضوع کتاب سے  
کما حقہ واقف نہیں جس پر مصنف نے خامہ فرسائی کی ہے تو یقیناً وہ اپنی  
عدم واقفیت کی بنا پر کوئی صحیح رائے قائم نہیں کر سکیگا۔ زیر نظر کتاب ایک  
ایسے علم لطیفہ و غریبہ پر تحریر کی گئی ہے جس کے جاننے والے موجودہ دور  
میں ہزاروں میں سے نہیں بلکہ لاکھوں میں بھی بمشکل ایک دو ہوں گے۔ یہ  
علم خاص عطیہ عالم الغیب (جل جلالہ) ہے جو حضرات انبیاء علیہم السلام  
کے بعد ائمہ معصومین کا ورثہ رہا۔ اور حیر جامع جیسا عظیم قاعدہ استخبار حضرت  
امیر المومنین امام الاولیاء و اسد اللہ الغالب انیس النبی فی المصائب سیدنا علی  
ابن ابی طالب کریم اسد وجہہ الکریم کا معمول رہا جس کی گیارہویں جنم میں کیمیا  
تک کا مفصل نسخہ موجود ہے۔ لیکن اس کا صحیح استخراج غنایت خداوندی کا  
محتاج ہے۔

فن صنعت و اکسیر سے متعلق حضرت امام عالی مقام علی المرتضیٰ  
علیہ السلام کی مشہور ریاضی ہے۔

و شیدا یشبہ البرقا  
ملکت الغرب والشرق

خذ الفرار والطفقا  
اذا نروجتہم سحقا



ان اشعار میں فرار سے روح، طلق سے حسد، اور شمیٰ بشبہ البرق سے نفس مراد ہے۔ چوتھی چیز دوسرے شعر میں مخفی ہے۔ جس میں ہر سہ اشیاء کو سخن کرنا ہے۔ جس کو میرے مشکل کشا نے اپنے ایک خطبہ میں حل فرما دیا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اے امیر المومنین اس بارے میں آپ مزید وضاحت فرمائیے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ هَوَاءٌ مُرَاكِدٌ وَمَاءٌ جَامِدٌ وَارْضٌ سَامِلَةٌ وَنَارٌ خَامِدَةٌ  
بند ہوا سے یح (نوشتہ در) منجمد پانی سے رُح (پارہ) اصلاح شدہ زمین سے حسد (سمونا) اور بجھی ہوئی آگ سے نفس (رگندہ کھک) مراد ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے علم کا ایک شتمہ ہے۔

مشہور ہے تکسیر بہ از اکسیر کیونکہ تکسیر کے ذریعہ اکسیر بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ تکسیر حقیر ہی کی ایک قسم ہے۔ اور جعفر اعد تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک حقیقی راز ہے۔ جس کے حقیقی وارث ائمہ معصومین کے بعد اویس کرام ہی ہوئے ہیں۔ چونکہ راقم کو فقیر اہلبیت کی نسبت خاص سے اکسیر کے ساتھ اس علم کا حصہ بھی ملا ہے۔ جو پنجتن پاک ہی کی محبت اور وسیلہ جلیلہ کا نتیجہ ہے ۵

ایمان جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے  
لہذا اس علم سے متعلق تھوڑی بہت واقفیت کی بنا پر تقریباً لکھنے کی جرات و جرأت کی ہے۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

علم جعفر حضرت امیر علیہ السلام کے بعد امام سادس حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام پر منسوب ہو کر شہرت پا گیا۔ اور کثرت استعمال سے جعفر کا جعفر رہ گیا۔ علامہ فخر الدین رازی نے جعفر کے معنی چاہ روشن پر ازب



اور بیل کی کھال کے لئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتداء میں یہ علم محفوظ کرنے کیلئے  
امام علیہ السلام کے تلامذہ نے بیل کی کھالوں پر لکھا ہوا اور اس علم کو کائنات  
کے حالات کا آئینہ سمجھ کر چاہے روشن پُر از آب کے معنی کئے گئے ہوں۔

اس علم کی دو بڑی قسمیں علم الآثار اور علم الاخبار ہیں۔ علم الآثار تو عملیات  
تعمیلات، عزائم اور اعداد وفق وغیرہ پر مشتمل ہے اور علم الاخبار کا مقصد  
مستحصلات کا استخراج ہے جس کی پھر دو قسمیں ہیں خفیہ اور خبریہ۔ خفیہ  
کے قواعد کی تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ لیکن صرف خبریہ ہی سائے  
تین لاکھ قواعد پر حاوی ہے۔ جن میں سے ایک خاص الخاص قاعدہ ابوطالبی ہے  
جو اپنے اندر اتنی وسعت لئے ہوئے ہے کہ صرف یہی قاعدہ اکیس مختلف طریقوں  
سے حل کیا جاسکتا ہے جس کا تذکرہ مصنف نے ابتدائے کتاب میں کیا ہے  
علم الاخبار کا دوسرا نام علم احکام بھی ہے۔

جفر کی متعدد اقسام ہیں۔ جفر جامع۔ جفر کبیر۔ جفر لدنی۔ جفر خافیه۔ جفر احر  
جفر اصفر۔ جفر اسود اور جفر ابیض وغیرہ، آصف بن برخیا وزیر حضرت  
سلیمان علیہ السلام کا ملک سبا سے تخت بلقیس چشم زدن میں لانا بھی جفری کمالات  
کا آئینہ دار ہے جس کا ظہور اسمِ عظم کی تلاوت کی صورت میں ہوا کیونکہ مستحصلہ کے  
ذریعہ ہر قسم کا عمل، غزیمیت اور اسمِ عظم استخراج کیا جاسکتا ہے۔ جیسا  
کہ مصنف کتاب ہدایہ نے ایک فارسی نظم کے معنی کو بذریعہ مستحصلہ حل کیا تو  
سَلَامٌ قَوْلًا مِّن تَرَاتِبِ الرَّجِيمِ ۝ اسمِ عظم مستخرج ہوا۔

مجھے بارہ محترم حضرت علامہ کاشفی فاضل طب۔ شاعر اہل بیت حکیم سید غلام عباس  
شاہ صاحب شاد کیشانی مدظلہ العالی جفرِ عظم پاکستان کو بہت قریب سے  
دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ بلکہ اسی قاعدہ ابوطالبی میں شرف تلمذ بھی حاصل ہے



اگرچہ نسب بنسب اس سے بہت زیادہ قوی ہے۔ آپ نے یہ قاعدہ حضرت علامہ سرکار سید امیر حسین شاہ صاحب مشہدی ایرانی مجتہد مفتی ڈیرہ غازی خان مرحوم سے حاصل کیا تھا۔ میں آن محترم کی خداداد قابلیت اور فطانت ذہانت کا معترف ہوں۔ موصوف نے پیچیدہ اور لایخمل سوالات کے ایسے ایسے محیر العقول مستحصلات حل کئے کہ "اسلامی کلچرل یونیورسٹی کراچی" نے ۱۹۶۲ء میں علامہ کا شعبہ کا اعزاز آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ کی شہرت پاکستان سے نکل کر بیرونی ممالک تک پہنچ چکی ہے۔ بیماری، چوری، امتحان، مقدمہ اور کاروبار وغیرہ سے متعلقہ لاکھوں کی تعداد میں مستحصلات حل کر کے آپ ایک دنیا پر علم جفر کی صداقت کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

آپ کا خاندان عام اسلام کے معزز ترین خاندان سادات گیلانی سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے جد امجد حضرت قدوة العارفین وزبدۃ السالکین قبلہ پیر سید عبدالقادر جیلانی ثانی آخرین کیمیا نظر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار مقام پیرکوٹ سدھانہ ضلع جھنگ میں مرجع ہر خاص و عام ہے۔ جو شہنشاہ بزاز غوث اعظم حضرت سیدنا محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی البغدادی الحنفی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گیارہویں پشت میں ہیں۔ اور آپ اپنے جد امجد علیہ الرحمۃ سے چھٹی پشت میں ہیں آپ بے حد خلیق متواضع، حلیم الطبع، منکس المزاج اور ملتسار ہیں۔ آپ کو اردو فارسی اور عربی میں خاص ملکہ ہے اور ساتھ ہی شاعرانہ لبست ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ آپ کا کلام پاکستان کے مختلف رسائل و جرائد کی زینت بنتا رہتا ہے۔ آپ طب میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ جفر و رمل کی متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

آپ نے مستحصلہ ابوطالبی جس میں شرح و بسط سے حل کیا ہے۔ یہ آپ



ہی کا حصہ ہے کہ خفیہ راز کو طشت از بام کر کے رکھ دیا ہے۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ جبر کے شعبہ علم الاخیار کو ایک نئی زندگی بخشی ہے۔ بلاشبہ آپ موجودہ زمانہ میں علم جبر کے مجدد ہیں۔ نہایت دیانتداری اور خلوص سے قوم کے سامنے پیش کر دینا حضرت شاد صاحب کی بخل شکنی کا قابل تقلید نمونہ ہے میری رائے میں اس عظیم ترین فن کی رفعت و منزلت کے پیش نظر اس کا ہدیہ دس روپے ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ قلیل ہدیہ کے باعث عامۃ الناس عزت و قدر نہیں کرتے۔ اہل فن حضرات کے لئے تو یہ نعمت غیر مترقبہ ہزاروں میں بھی سستی ہے۔ بہر کیف اس طرح سستے دلوں پر امانت ائمہ ملک کے گوشہ گوشہ بلکہ گھر گھر پہنچ جائے گی۔ اس کتاب کے فارسی، عربی اور انگریزی زبان میں بھی تراجم ہونے چاہئیں تاکہ غیر ملکی لوگ بھی اس سے پورا پورا استفادہ کر سکیں۔ مجھے مصنف موصوف توقع ہے کہ وہ ایسی ہی ایک جامع کتاب رمل پر بھی تصنیف فرما کر اہل فن لوگوں پر احسان عظیم فرمائیں گے۔

مستحصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہونی چاہئے کہ جواب کی سطر غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جائے اور اس میں منکر و عقل کو دخل نہ ہو۔ اور یہ اس مستحصلہ کا طرہ امتیاز ہے۔ دراصل ابوطالبی ایک سرغیب ہے ایک الہام ہے۔ دنیا کے ہر قسم کے سوالات اس سے حل ہو سکتے ہیں۔ سوالات خواہ مخوری ہوں خواہ مرکزی اور اس سے حل شدہ سوال کو دنیا کی کوئی طاقت غلط قرار نہیں دے سکتی۔ ابوطالبی جیسے نایاب قاعدے کے ہونے ہوئے کسی دوسرے قاعدہ کی ہوس رکھنا کفرانِ نعمت ہے مگر مستحصلہ کی سطر سمجھ میں آنا قدرت کی عنایت پر مبنی ہے۔ لیکن حضرت



شاد گیلانی کو سطر مستحصلہ پڑھنے میں مہارتِ تامہ حاصل ہے۔  
شاد گیلانی نے ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے ایک نئے  
علم کی شاہراہ قائم کر دی ہے۔ جس پر چل کر نوجوانانِ وطن اپنی منزل  
مقصود پر آسانی پہنچ سکتے ہیں۔ حدت پسند دماغ اس سے نئی نئی روشیں  
پیدا کر سکیں گے۔ فقط والسلام

خادمِ فن :

فقیرِ اہلبیت

سیّد وارث الجیلانی غفر اللہ

پیپلز کالونی۔ لاہور



## بِسْمِہِ تَعَالٰی سَتَانَدُ

علم الجفر حکما کے نزدیک تو علوم ظنیہ میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن ارباب تحقیق اسے ریاضی کا ایک شعبہ جانتے ہیں جیسا کہ کتاب زیر نظر سے ظاہر ہے۔ بنائیں یقینات میں داخل ہے۔ دو اولہ دو چار ہی ہو سکتے ہیں۔ تین یا پانچ نہیں۔ اگر حساب میں غلطی واقع نہ ہو تو جواب لازماً صحیح آئے گا۔ علمائے حق کا قول ہے کہ یہ علم نفیس درہ غالیہ حضرت آدم علیہ السلام پر بذریعہ صحف و اسفار نازل ہوا اور سلسلہ بہ سلسلہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو مزید انکشافات ہوتے رہے حتیٰ کہ سید الاولین والاخرین مسند آرائے رسالت ہوئے اور علوم مخزونہ و مکتومہ کی امانت سپرد ہوئی اور جملہ اسرار مخفیہ اور رموز مجتبیہ کا انکشاف تام ہوا تو اس مدینۃ العلم نے حضرت باب العلم کو من و عن تعلیم فرمایا جو بطور ورثہ نوبت بہ نوبت ائمہ طاہرین علیہم السلام تک پہنچتا رہا۔ اور ان کے رشتحات فیضان سے دیگر اولیاء و اصفیاء سیراب ہوتے رہے (بحر الوقوف فی علم الاسرار و الحروف) علمائے جفر نے علم الاخبار میں کتمان سر کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ رحمہ اللہ عبد آمن علمہا وکتہا " اللہ اس پر مہربان ہو جو یہ علم حاصل کرے اور پوشیدہ رکھے۔ امام الفن علامہ ابن عربی نے یہاں تک کہہ دیا " افشاء سرا الربوبیۃ کفر " اسرار حق کو فاش کرنا کفر ہے۔ اور تہدید کی کہ " من ہتک السر ہتک " دیگر علمائے فن بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اس راز کو عوام پر ظاہر کرنے والا ہلاک ہوگا



یا کم از کم مالی نقصان ضرور ہوگا۔ کیونکہ نا اہل جاہلوں کے پاس یہ علم چلا گیا۔  
 تو گونا گوں فتنے ظہور میں آئیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ عربی ترکی فارسی  
 میں کم و بیش اخبار جفر کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ مگر جہاں حرف  
 مطلب آیا "جفت ہلہنا القلم" کہہ کر خاموش ہو گئے۔ گونگے کا گڑا  
 کھالیا نہ اشارہ نہ مثال۔ اگر بے ساختہ کوئی ذرا سی بات منہ سے نکل گئی  
 تو پکار اٹھے ہائے میں نے کیا زہر کھایا ہے، البتہ نیک شاگردوں نے ساہبا  
 سال اساتذہ کی خدمت کر کے حسب ضرورت سیکھ لیا۔ وگرنہ جبراً یہ علم بالکل ناپید  
 نہیں ہوا۔ کوکب الدریہ کے مصنف و اعظم موصلی کا قول اس بارے میں  
 نہایت پسندیدہ ہے۔

وَمِنْ مَنَعِ الْجَهَالَ عِلْمًا أَضَاعُوا وَمَنْ مَنَعَ الْمُسْتَوْجِبِينَ فَقَدْ ظَلَمَ  
 جس نے جہلاء کو یہ علم سکھایا گو یا اس نے ضائع کر دیا۔ اور جس نے قابلِ ستحقوں  
 سے دریغ رکھا اس نے حق تلفی کی۔

بہر صورت یہ تکلم بالغیب نہیں بلکہ ایک علم ہے۔ جو قواعد صحیحہ اور اصول  
 مضبوط پر قائم ہے جن کو جان لینے اور ان پر عمل کرنے سے کشفِ مجہولات ایسا  
 ہی لازم ہے۔ جیسا کہ سورج کے طلوع کو شعاعیں لَا یَعْلَمُ الْغِیْبُ إِلَّا اللّٰہُ  
 اب چونکہ زمانہ زبردست کروٹ لے چکا ہے۔ مرور و ہور سے بطون ظہور  
 میں آتے جا رہے ہیں۔ آئے دن سائنس کے کرشمے آنکھوں کو خیرہ کر رہے  
 ہیں۔ زمین اپنے خزانے اُگل رہی ہے و آخرت الارض اُثقالہا۔  
 امام آخر الزماں کی آمد مبارک متوقع ہے۔ خلافت الہیہ کی تکمیل کا وقت ہے  
 خلیفۃ اللہ یعنی انسان پر اتمامِ نعمت ہو رہی ہے۔ کشفِ استار و ظہورِ اسرار  
 پر مشیت ایزدی مائل نظر آتی ہے۔ مادیت کا غلبہ سبب کرنے کے لئے



روحانیت کی اشاعت درکار ہے۔ چنانچہ ایک بطل حریت بروئے کار آیا  
یعنی سلالہ سادات کرام جبار اعظم محبہ حسن اخلاق شرافت مازین المشاہد  
مطلع المراد صاحب صدق و صفا۔ اہل بذل و سخا محترم ڈاکٹر سید غلام عباس  
شاد گیلانی شاعر اہل بیت متوطن شور کوٹ نے کتاب "سر غیب" شائع  
کر کے قشنگانِ بادیہ طلب کو آبِ زلال سے سیراب کیا۔ یعنی شہرۂ آفاق مستحصل  
ابوطالبی کی تشریح کی مینغی اور توضیح کما حقہ فرمادی۔

مستحصلہ ایک سرائے ہے۔ اور اس کی بے شمار قسمیں ہیں از انجملہ  
ابوطالبی اعلیٰ پایہ کا معتبر اور مستند قاعدہ ہے۔ آج تک کسی مرد خدا نے اس  
کے حل کی جسارت نہیں کی۔ علامہ شاد صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے  
اس رازِ سر بستہ کی عقدہ کشائی کی ہے اور جواہراتِ غیبی لٹا دیئے ہیں۔ اب  
جس قدر بھی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ میرے  
خیال میں اگر یہ کتاب "سر غیب" جنرل لائبریری اور ہائی سکولوں کا جو  
کے کتب خانوں کی زینت بنائی جائے۔ بلکہ ریاضی اعلیٰ کے طلباء اس سے  
مستفید ہوں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی مقتدر رستیاں اس  
سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ علامہ شاد صاحب کی جفرو رمل میں  
متعدد تصانیف طبع شدہ ہیں۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ علم جبر کا اعجاز ہے کہ اہل صلاح و صافی  
القلب پر نکشت ہوتا ہے۔ اور نا اہل پر ستور رہتا ہے "حضرت بایزید سطاکی  
نے اپنے قاعدہ "بل للبصرۃ" کے ضمن میں تاکید کی ہے کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام سے  
محبت اور حسن اعتقاد کے بغیر اس علم کا دروازہ نہیں کھلتا اور حجابِ قلب سماغ  
نہیں ملتا۔ افعال الغیوب یفتحہا الا ارباب القلوب۔ احقر مستحضر (فضل رتبہ)



# عرض حال

( از قلم : شاد گیلانی . مصنف کتاب هذا )

علم جبر ایک پاک علم ہے ۔ اس میں نجوم اور رمل کی طرح ظن اور قیاس سے کام نہیں لیا جاتا ۔ بلکہ مستند قواعد کے تحت جواب کے حروف غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جاتے ہیں جن کو ترغیب دینے سے ایک بامعنی فقرہ بن جاتا ہے ۔ جو اس سوال کا حتمی جواب ہوتا ہے ۔ اس قاعدہ کو مستحصلہ جبر کہتے ہیں ۔

اس کتاب میں ایک علیٰ اور نہایت صحیح جواب دینے والے مستحصلہ جبر کو مفصل شرح اور بامثال پیش کیا گیا ہے ۔

علم جبر دنیا میں ناپید نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے جاننے والے دنیا میں کم و بیش موجود ہیں ۔ ان میں سے ایک آپ کا خادم بھی ہے ۔

اس علم کے ذریعے سے ہر قسم کے دینی اور دنیوی سوالات کو حل کیا جاسکتا ہے ۔ ہر قسم کے مذہبی ، ملکی ، سیاسی ، صنعتی ، تجارتی ، معاشرتی اور سماجی سوالات حل ہو سکتے ہیں ۔ ... دقیق ترین مسائل کی عقدہ کشائی ہو سکتی ہے ۔ ... مشکل ترین امور کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے ۔ ... پردہ راز میں ڈھکے ہوئے امور منکشف ہو سکتے ہیں ۔ ...

بات کا بات کے ساتھ جواب ملتا ہے ۔ جیسے کسی عالم الغیب ہستی سے دو بد و باتیں ہو رہی ہوں ۔ جیسا سوال ہوگا ۔ اس کے صحیح مقصد کا عین جواب حاصل ہوگا ۔







## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

یہ قاعدہ اکیس طریق سے حل ہوتا ہے۔ مگر ناظرین کتاب کے لئے ایک آسان ترین حل پیش کر رہا ہوں۔ مستحصلہ ہذا پندرہ سطور میں ناطق ہوتا ہے ہر سطر کی تشریح مفصل لکھ رہا ہوں۔ اور خداوند کریم و رحیم سے پوری توقع رکھتا ہوں کہ آپ تشریح ہذا سے اس ستر غیب کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے۔

۱۔ پہلی سطر اساس یعنی بنیاد اس کا قاعدہ یہ ہے کہ سوال کو مختصر صورت میں لکھو۔ سائل کے نام کے ساتھ اس کی والدہ کا نام لکھا جانا ضروری ہے۔ مثلاً امیر محمد بن سعیدہ کو کیا مرض ہے؟ یا نور محمد بن فتح بی بی کی عمر کتنے سال ہے؟

اس فقرہ کے تمام حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں اور ہر حرف کے اعداد ابجد قمری کے لحاظ سے جمع کریں سب کا میزان کر لیں۔ اس میزان کو مدخل کبیر کہتے ہیں۔

اب مثلاً سب کا میزان ۱۹۸۱ ہے۔ تو عدد احاد اور عدد عشر کو جمع کر دیا  $۱۹۹ = ۸ + ۱$  اس طرح کی جمع کو مدخل وسط کہا جاتا ہے۔ اب ۱۹۹ کے عدد احاد اور عشر کو جمع کریں  $۱۹ = ۱ + ۱۸ = ۹ + ۹$  یہ ۱۹ کا عدد مدخل صغیر کہلاتا ہے۔

۱۰ = ۱ + ۹ اور ۱ = ۱ + ۰ یہ ایک کا عدد مدخل اصغر کہلاتا ہے اسی طرح اپنے سوال کے تمام اعداد کو چار مدخل کی صورت میں حل کر کے لکھیں۔



دوسری مثال یہ ہے۔ مثلاً مدخل کبیر ۵۶۷۲ ہے

$$۵۶۹ = ۷ + ۲ \quad \text{مدخل وسط}$$

$$۲۰ = ۵ + ۶ + ۹ \quad \text{مدخل صغیر}$$

$$۲ = ۱ + ۰ \quad \text{مدخل اصغر}$$

ابجد قمری مع اعداد یہ ہے

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ن	س	ع	ف	س	ق	ر	ش	ت		
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
ث	خ	ذ	ض	ظ	غ						
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶

سوال۔ کعبہ کہاں ہے ؟

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰

مدخل کبیر ۱۸۸    مدخل وسط ۲۶    مدخل صغیر ۸

ان مدخل کو ملفوظی صورت میں لکھیں

ملفوظی اسے کہتے ہیں۔ کہ جس طریق سے حروف بولے جاتے ہیں اور ان کی تشریح یہ ہے۔



الف با جیم دال ها واؤ نرا حا طا یا کاف لامیم  
نون سین عین فا صاد قاف را شین تا ثنا  
خا ذال ضاد ظا غین

مدخل کبیر ۱۸۸ ہے۔ اس کو ملفوظی اس طرح لکھا جائیگا  
حا فا قاف

مدخل وسط ۲۶ ہے اس کو ملفوظی لکھا واؤ کاف

مدخل صغیر ۸ ہے اور اس کو ملفوظی لکھا۔ حا

اب تمام مدخل کو ملفوظی اکٹھا ترتیب وار لکھا

حا فا قاف واو کاف حا

اب فقرہ کے تمام حروف کو گنتی کریں کعبہ کہاں ہے۔ کل  
حروف دس ہیں یا دس کو ابجد قمری میں لکھا حرف حی ہوا  
فقرہ سوال کے تمام نقاط کی گنتی کریں تو چار نقاط ہوئے۔ چار کو  
ابجد قمری کی قیمت میں لکھا د حرف ہوا۔

اب تمام مدخل ملفوظی کے آگے ان حروف کو اسی حالت میں  
غیر ملفوظی صورت میں لکھ دیں۔ اب یہ سطریوں ہوئی

حا فا قاف واو کاف حا ی د

اس طرح کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں۔

ح ا ف ا ق ا ف و ا د ک ا ن ح ا ی د

اس سطر کا نام اساس ہے۔



## ۲:- دوسری سطر نظیرہ

ابجد ثری کا ہر حرف اپنے سامنے والے حرف کا نظیرہ کہلاتا ہے

ا ب ج د ه و ز ح ط ی ک ل م ن

س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

الف کا نظیرہ سین ہے س کا نظیرہ الف ہے ۔ ب کا نظیرہ

ع ہے ۔ ع کا نظیرہ ب ہے ۔ ج کا نظیرہ ف اور ف کا نظیرہ ج

ہے ۔ اسی طرح ن کا نظیرہ ع ہے ۔ اور ع کا نظیرہ ن ہے ۔

طریق مذکورہ کے مطابق سطر اساس کو نظیرہ دے دیں ۔

نظیرہ یہ ہوگا ۔

اساس ۔ ح ا ف ا ق ا ف

نظیرہ ۔ ت س ج س ه س ج

## ۳:- تیسری سطر نسبت اساس

حروف کی ابجد الیقغ کے لحاظ سے قیمت علیحدہ مقرر ہے

اسی ق غ	کی قیمت ایک ہے	و س خ	کی قیمت چھ ہے
ب ک ر	کی قیمت دو ہے	ز ع ذ	کی قیمت سات ہے
ج ل ش	کی قیمت تین ہے	ح ن ض	کی قیمت آٹھ ہے
د م ت	کی قیمت چار ہے	ط ص ظ	کی قیمت نو ہے
ه ن ث	کی قیمت پانچ ہے		

یعنی ابجد کے ۲۸ حروف کو ۹ درجات میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ایک



ہی قسم کے عدد والے حروف کو آپس میں ملا کر یہ تقسیم کی گئی ہے۔  
 الف کا عدد ایک ہے۔ ی کے دس ہیں۔ قاف کے ستواہیں۔ غین  
 کے ہزار ہیں۔ ان چاروں حروف کو صرف ایک عدد کی قیمت دی گئی ہے  
 اسی طرح ب کے ۲ کے ۲ کے ۲ کے ۲۰ ان ہر سہ حروف کی  
 قیمت ۲ ہے۔ اس قاعدے کو تسعات ایقغ کہا جاتا ہے۔

اب سطر اساس کے ہر حرف کو ان قیمتوں میں تصور کریں۔  
 مثلاً ح ا ت ا ق ا ت

قیمت تسعات ایقغ ۸ ۱ ۱ ۱ ۸ ۱ ۸

ہر حرف اساس کو اس کے آگے والے حرف سے ضرب دیں۔

$$ح \times ۱ = ۱ \times ا = ۱ \times ت = ۱ \times ق = ۱ \times ا = ۱ \times ف = ۱ \times ح$$

تسعات ایقغ کی قیمتوں کو آپس میں ضرب دیں اور حروف کے نیچے  
 حاصل ضرب لکھتے جائیں۔

مثلاً ح ا ت ا ق ا ت

۸ ۸ ۱ ۱ ۸ ۸ ۸

آپ حیران ہوں گے کہ  $ح \times ۱$  حاصل ضرب آٹھ کیسے ہو گئے۔  
 یہ ایک نئی بات پیش کر  $۸ \times ۸$  رہا ہوں۔ جو آپ کے موجودہ  
 مجوزہ طریق ضرب سے ذرا الگ چیز ہے جو مستحصلہ ہذا میں ضرب بطریق  
 متداخل تسادی توافق دی جاتی ہے۔ اگر متداخل تسادی وغیرہ کے  
 جھنجھٹ میں پڑ گیا۔ تو کتاب کے اوراق میں بہت دسعت ہو جائے گی  
 لہذا خلاصۃً ان اضراب کا ایک نقشہ پیش خدمت ہے۔ آپ اس نقشہ  
 کی رو سے حاصل ضرب ہندسہ حروف کے نیچے لکھ دیا کریں۔



# نقشہ ضرب

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱
۱۸	۸	۱۴	۶	۱۰	۲	۶	۲	۲	۲
۹	۲۴	۲۱	۳	۱۵	۱۲	۴	۶	۲	۴
۳۶	۴	۲۸	۱۲	۲۰	۴	۱۲	۲	۲	۲
۴۵	۴۰	۳۵	۳۰	۵	۲۰	۱۵	۱۰	۵	۵
۹	۲۴	۲۲	۶	۳۰	۱۲	۴	۶	۶	۶
۹۳	۵۶	۷	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۷
۷۲	۸	۵۶	۲۴	۴۰	۴	۲۴	۸	۸	۸
۹	۷۲	۶۳	۹	۴۵	۳۶	۹	۱۸	۹	۹

اس ضرب کا طریق یہ ہے۔

$$۱۲ = ۴ \times ۳$$

$$۹ = ۳ \times ۳$$

$$۹ = ۶ \times ۳$$

وغیرہ وغیرہ



## ۴۔ چوتھی سطر نسبتِ نظیرہ

حرفِ نظیرہ کو اس کے آگے کے

حرف سے بطریقِ مذکور ضرب دیں۔ اور حاصل ضرب ہندسہ حرف کے نیچے لکھ دیں۔

مثلاً سطرِ نظیرہ۔ ت س ج س ج س ج  
 سطر نسبتِ نظیرہ۔ ۱۲ ۳ ۳ ۳۰ ۳ ۳ ۱۲

$$\begin{array}{r} \text{ت} \times \text{س} = \text{س} \times \text{ج} = \text{ج} \times \text{س} = \text{س} \times \text{س} = \text{س} \times \text{ج} = \text{ج} \times \text{س} \\ \hline ۶ \times ۴ \quad ۳ \times ۶ \quad ۶ \times ۳ \quad ۵ \times ۶ \quad ۶ \times ۵ \\ \hline ۱۲ \quad ۳ \quad ۳ \quad ۳۰ \quad ۳۰ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} \text{س} \times \text{ج} = \text{ج} \times \text{ت} \\ \hline ۳ \times ۶ \quad ۴ \times ۳ \\ \hline ۱۲ \quad ۱۲ \end{array}$$

## ۵۔ پانچویں سطر تعدیلِ نمبر

اس کا قاعدہ یہ ہے کہ نسبتِ اساس اور نسبتِ نظیرہ کے اعداد کو ایک دوسرے میں سے تقبی کر دیں بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو تقبی کریں۔

مثلاً اساس = ح ا ت ا ق ا ت  
 نظیرہ = ت س ج س ج س ج

$$\begin{array}{r} \text{نسبتِ اساس} = ۸ ۸ ۸ ۱ ۱ ۸ ۸ ۸ \\ \text{نسبتِ نظیرہ} = ۱۲ ۳ ۳ ۳۰ ۳ ۳ ۱۲ \\ \text{تعدیلِ نمبر} = ۴ ۵ ۲۹ ۲۹ ۵ ۵ ۴ \end{array}$$



(نوٹ) اگر اعداد ایک جیسے ہوں۔ مثلاً نسبت اساس ۴ ہے اور نسبت نظیرہ بھی ۴ ہے۔ تو ہر دو کو بجائے نفی کرنے کے جمع کیا جائیگا  
۶:- چھٹی سطر نسبت اساس و نظیرہ

حروف اساس و نظیرہ کو باہم ضرب دیں اور حاصل ضرب ہندسہ لکھ دیں  
اساس ح ا ف ا ق ا ف  
نظیرہ ت س ج س ج س ج  
نسبت اساس و نظیرہ ۴ ۶ ۲۴ ۶ ۵ ۶ ۲۴  
۷:- ساتویں سطر عکس

سطر نسبت اساس و نظیرہ کا پہلا عدد چھوڑ دیں اور دوسرے عدد کو پہلے حرف کے نیچے لکھ دیں۔ اسی طرح لکھتے چلے جائیں۔ اور آخر والے حرف کے نیچے پہلے خانہ کا حرف لکھ دیں۔

مثلاً سطر نسبت اساس و نظیرہ ۴ ۶ ۲۴ ۶ ۵ ۶ ۲۴  
سطر عکس ۴ ۲۴ ۶ ۵ ۶ ۲۴ ۴

۸:- آٹھویں سطر تعدیل نمبر ۲

سطر نسبت اساس و نظیرہ اور سطر عکس کے اعداد کو ایک دوسرے کے نفی کریں۔

مثلاً سطر اساس و نظیرہ ۴ ۶ ۲۴ ۶ ۵ ۶ ۲۴  
سطر عکس ۴ ۲۴ ۶ ۵ ۶ ۲۴ ۴  
سطر تعدیل نمبر ۲ ۲ ۱۸ ۱۸ ۱ ۱ ۱۸ ۲۰



### ۹ :- نویں سطر تعدیل در تعدیل

تعدیل در تعدیل :- یعنی سطر تعدیل نمبر ۱ اور سطر تعدیل نمبر ۲ کے اعداد کو ایک دوسرے سے نفی کر دیں ۔ بڑے عدد میں سے چھوٹے عدد کو نفی کریں ۔

### ۱۰ :- دسویں سطر حرف دور

ہر عدد کے مطابق حرف لیں ۔ یعنی ہر عدد اگر ۲۸ سے کم ہے ۔ تو دور ابجدی کے مطابق اس کا حرف لکھ لیں ۔ اور اگر ۲۸ سے زیادہ ہے ۔ تو ۲۸ پر تقسیم کریں ۔ باقی قسمت عدد کے مطابق دور ابجد سے حرف ہیں ۔

### دور ابجدی یہ ہے

۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷

اب مثلاً اعداد سطر تعدیل در تعدیل یہ ہیں ۔

تو حروف دور یہ ہوئے ۔ ج ۳۰ ۱۴ ۲۸ ۳۲ ۴۰







## قاعدہ حروف قوی

آپ نے نقشہ مندرجہ میں ملاحظہ کیا ہے۔ کہ ہر حرفِ دور کے قوی ۴-۴ حروف ہو سکتے ہیں۔ اب ان چار حروف میں سے کون سا حرف آنا مناسب ہے۔ یہ اساس کے حرف پر مبنی ہے۔ حرفِ قوی حاصل، کرنے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ حرفِ اساس کو ملاحظہ کریں۔ ۴-۴ کی طرح سے مستویاً یا عکساً شمار کریں۔ کسی حرفِ قوی پر ۴ کی طرح پوری آجائے۔ پس وہی حرفِ قوی ہے۔ اُسے لکھ لیں۔

مثلاً حرفِ با اساس ہے۔ اور د حرفِ دور ہے۔ د کے حروف مقوی ج ت م ہ ہیں۔ ان چار حروف میں سے کسی ایک پر چار کی گنتی ختم ہوگی وہی حرفِ قوی ہوگا۔ اب سینے۔  
 ی ج دھ۔ د ز ح ط۔ ی ک ل م۔ گویا حرفِ م پر گنتی پوری آئی ہے۔ لہذا یہی حرفِ قوی درست ہے۔

اگر سیدھی سطر اسجد میں م کی گنتی میں کوئی حرفِ قوی نہیں آ رہا تو آپ پیچھے کی طرف (عکساً) گنتی کر کے حرفِ قوی لیں۔ اور اگر حرفِ اساس سے ہر دو صورتوں (عکساً مستویاً) سے حرفِ قوی حاصل نہیں ہو رہا تو آپ کو اختیار ہے۔ آپ حرفِ نظیرہ سے اسی طریق سے حرفِ قوی حاصل کریں۔

آپ لوگوں کی آسانی کے لئے نقشہ حرفِ قوی حل شدہ پیش کر رہا ہوں۔

اد پر حرفِ اساس و نظیرہ کو ملاحظہ کریں۔ اور دائیں طرف حرف



دور کو دیکھیں۔ ان کے مقام اتصال پر جو حرت ہوگا۔ وہی حرت قوی  
ہوگا ہر حرت دور۔ مختلف حروف اساس کے تحت حروف قوی کو  
بدلتا رہتا ہے۔

(نقشہ مقوی الحروف صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں)



ساس	ا	ب	ج	د	هـ	د	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
طیره	س	ع	ث	ض	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ز	ض	ظ	ع
و	ب	ب	ب	ق	ق	ق	ق	ی	ی	ی	ی	ع	ع	ع
ب	ج	ج	ا	ر	ب	ج	ر	ر	ک	ک	ا	ا	ا	ا
ج	د	د	ش	ش	ب	د	د	ل	ل	ش	ش	ب	ب	ب
د	هـ	هـ	م	ت	ت	ج	ج	م	م	هـ	ت	ت	ج	ج
هـ	و	و	ث	ث	ن	ن	د	ن	ن	ن	و	د	د	ث
و	ز	ح	خ	خ	س	س	س	س	س	س	هـ	هـ	هـ	هـ
ز	ح	ح	ذ	ذ	ع	ذ	ع	ع	ع	ع	ح	و	د	و
ح	ط	ط	ض	ض	ص	ص	ض	ف	ف	ف	ف	ز	ر	ز
ط	ی	ی	ح	ظ	ی	ی	ط	ط	ص	ص	ح	ح	ح	ح
ی	ک	ک	ط	ا	ا	ا	ک	ق	ق	ق	ا	ط	ط	ط
ک	ل	ل	ر	ب	ب	ب	ی	ر	ر	ر	ب	ی	ی	ی
ل	م	م	ش	ج	ک	ج	ک	ش	ش	ش	م	ک	ک	ک
م	ن	ن	د	د	د	ت	ت	ت	ت	ت	ل	ل	ل	ل
ن	س	س	م	هـ	هـ	م	ث	ث	ث	ث	هـ	م	م	م
ن	ع	ع	ع	د	د	د	خ	خ	خ	خ	خ	ن	ن	ن
ن	ف	ف	س	ز	ز	ز	ذ	ذ	ذ	ذ	س	س	س	س
ن	ص	ص	ح	ح	ح	ض	ض	ض	ض	ض	ع	ع	ع	ع
ن	ق	ق	ظ	ط	ط	ف	ظ	ظ	ظ	ظ	ف	ف	ف	ف
ن	ر	ر	ر	ی	ی	ا	ص	ص	ص	ا	ر	ر	ص	ص
ن	ش	ش	ش	ک	ک	ک	ب	ب	ب	ب	ق	ق	ق	ق
ن	ت	ت	ر	ل	ل	ل	ج	ج	ج	ج	ر	ر	ر	ر
ن	ث	ث	م	م	م	م	د	د	د	د	د	ش	ش	ش
ن	خ	خ	ط	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	هـ	ت	ت	هـ
ن	ذ	د	س	س	س	ذ	د	د	د	د	ث	ث	ث	ث
ن	ض	ض	ز	ع	ع	ع	ض	ض	ض	ض	ز	خ	خ	خ
ن	ظ	ظ	ف	ح	ح	ح	ذ	ذ	ح	ح	ظ	ذ	ذ	ذ
ن	ع	ع	ص	ص	ص	ط	ط	ط	ط	ط	ض	ض	ض	ض



## ۱۲۔ بارہویں سطر مستحضرہ

سوال قائم کرنے کے درجات یہ

ہیں۔ کہ سب سے پہلے آپ کو چار حروف صفحہ حاصل کرنا پڑیں گے۔ ان چار حروف صفحہ سے ہی مستحصہ حل ہوتا ہے۔ اور مستحضرہ کے حصول میں بھی انہیں سے مدد لی جاتی ہے۔

ان حروف کے حصول کے مختلف قواعد ہیں۔ ہر عالم نے اپنے تجربہ کے مطابق اپنا علیحدہ قاعدہ استخراج کیا ہے۔ اگر ان سب قواعد کا اندراج کیا جائے۔ تو یہ کتاب اتنی طوالت کا بار نہیں اٹھا سکتی مختصر ا یہ کہ میں نے اپنی تجرباتی زندگی میں بس ایک ہی قاعدہ پر سینہ ٹیک دیا ہے۔ اور اسی قاعدہ سے ہزاروں سوالات حل کئے ہیں۔ اس قاعدہ سے ہر سوال کا جواب سو فیصدی درست آتا ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ ابجد قمری میں ۲۸ حروف ہیں۔ اور چار عناصر آتش۔ باد۔ آب۔ خاک۔ ان کے تحت ۷۔ ۷ حروف آتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

آتش	حروف	ا	ھ	ط	م	ن	ش	ز
بادی	حروف	ب	د	ی	ن	ھ	ت	ض
آبی	حروف	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاکی	حروف	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

آپ سوال حل کرنے سے پہلے وضو کر لیں۔ خدائے علیم وخبیر پر انتہائی ایمان رکھتے ہوئے قرآن مجید کو کھولیں۔ اگر آتش حروف آ یا ہے



تو اُسے لکھ لیں۔ ورنہ پھر کھولیں۔ حتیٰ کہ پہلا حرف آتشی آجائے پھر  
 کھولیں حتیٰ کہ پہلا حرف آپ کو بادی مل جائے۔ اُسے آتشی حرف کے  
 آگے لکھ لیں۔ اسی طرح قرآن پاک سے چار حروف آتشی بادی آبی خاکی  
 حاصل کر لیں۔ یہ حروف صفحہ کہلاتے ہیں۔ ان کو مراتب الیقغ کے لحاظ  
 سے جمع کریں مثلاً آپ کے حروف صفحہ یہ ہیں  $ھ ی س ع$   
 ان کے مراتب الیقغ کے لحاظ سے اعداد یہ ہوئے۔  $ھ$  کے ۵۔  
 $ی$  کا ایک ۶ اور عین کے سات ۵ + ۱ + ۶ + ۷ = ۱۹  
 اب انیسواں حرف ابجد قمری میں سے لکھ لیں۔ ق = یہ حرف حاصل  
 الصفحہ کہلاتا ہے۔

اب ذرا غور فرمائیے۔ بارہویں سطر مستخصرہ کو حل کرنے کا قاعدہ یہ  
 ہے کہ حرف اساس + حرف نظیرہ + حرف دور + حرف قوی + حرف حامل  
 الصفحہ برابر ہے مستخصرہ کے۔

ان حروف کے اعداد بلحاظ مراتب الیقغ لئے جائیں۔  
 مثلاً حرف اساس  $س$ ۔ حرف نظیرہ  $آ$ ۔ حرف دور  $ل$  حروف قوی  $ج$   
 حرف حاصل الصفحہ  $ص$  ہے۔ تو ان کو بلحاظ مراتب الیقغ جمع کیا۔  
 $س - ا - ل - ج - ص$

$$۶ + ۱ + ۳ + ۳ + ۹ = ۲۲$$

ابجد قمری میں سے بائیسواں حرف  $ت$  ہے۔ لہذا حرف مستخصرہ  
 $ت$  ہوا۔

۱۳۔ تیرھویں سطر حرف مستخصلہ

سطر مستخصلہ کو حل کرنے کے لئے دائرہ انسخ کی ضرورت ہوتی ہے۔



## دائرہ النسخ یہ ہے

ا	ب	ج	د	ه	و	ز
ن	م	ل	ک	ی	ط	ح
س	ع	ت	ص	ق	ر	ث
غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ث

حرف مستحضرہ کو کسی حرفِ اساس یا نظیرہ سے نسبت دیں مگر ایسے حرف سے نسبت دیں۔ جس سے حرف مستحضرہ کا بعد ابجدی ۷ عدد سے زیادہ نہ ہو۔

زیادہ آسانی لفظوں میں یوں سمجھیں کہ حرفِ اساس یا حرفِ نظیرہ میں جو حرفِ مستحضرہ سے سات سے زیادہ عدد کی ابجدی دوری پر نہ ہو اُس کو ذہن میں رکھ لیں۔

حرفِ مستحضرہ کو منسوب کہا جاتا ہے اور حرفِ اساس یا نظیرہ جس سے نسبت دی جائے۔ وہ منسوب الیہ کہلاتا ہے۔  
مشق کرنے کے لئے ایک نقشہ ذیل میں درج ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
اساس	ن	ک	ق	ج	د	ل
نظیرہ	غ	ذ	ه	ث	ص	ض

حرفِ مستحضرہ ل ن ب م ا ر د

اول حرفِ مستحضرہ آ ہے۔ اس کو آپ اوپر کے محاذ کے حروف



ن یا غ میں سے کسی ایک سے نسبت دیں۔ مگر ایسا حرف جو  
حرف ت سے سات عدد سے زیادہ دور نہ ہو۔ اس شرط کے ماتحت  
حرف ن آئے گا۔ کیوں کہ ل م ن صرف دو عدد کی دوری پر ہے۔ لہذا  
کا منسوب الیہ ن ہوا۔

دوم حرف مستحضرہ ت ہے۔ اس کو آپ د سے نسبت نہیں دے  
سکتے۔ کیوں کہ سات حرفوں سے دور واقع ہے۔ ک سے نسبت دے  
سکتے ہیں۔ کیوں کہ ن م ک مقلوباً صرف ۲ عدد کا بعد ابجدی ہے۔ لہذا  
منسوب الیہ ک ہے۔

حرف مستحضرہ سوم ب ہے۔ آپ ا سے ق سے نسبت نہیں دے  
سکتے کیونکہ بہت دور ہے۔ ع نزدیک ہے ب ج د ۲۲ صرف ۳ کا  
ابجدی بعد ہے۔ لہذا منسوب الیہ ع ہے۔

حرف چہارم مستحضرہ م ہے۔ آپ ا سے ج سے نسبت نہیں دے سکتے  
ت سے نسبت دے سکتے ہیں۔ م ن س ع پ صرف چار کا ابجدی  
بعد ہے۔ لہذا منسوب الیہ ت ہے۔

حرف مستحضرہ پنجم ا ہے۔ آپ ا سے د سے نسبت دے سکتے  
ہیں۔ کیونکہ ا ب ج د ۲۲ صرف ۳ عدد کا بعد ابجدی ہے۔ منسوب الیہ  
د ہے۔

حرف ششم مستحضرہ ر ہے۔ آپ ا سے ل سے نسبت نہیں دے  
سکتے بہت دور ہے۔ ض سے نسبت دے سکتے ہیں ر ش ت ث  
خ ذ ض ۶ کا ابجدی بعد ہے۔ لہذا حرف منسوب الیہ ض ہے۔  
حرف ہفتم مستحضرہ و ہے۔ یہ بات ذرا ذہین نشین کرنے سے تعلق



رکھتی ہے۔ کہ یہ حرف نہ غ سے نسبت لے سکتا ہے۔ اور نہ ہی آن سے  
لہذا سطور اساس و نظیرہ میں اولاً اسی حرف ڈ کو تلاش کریں۔ اگر کہیں  
مل جائے تو اس بعد کو لیں۔ جدول میں جو بعد یا جائے گا اُسے بعد  
جدولی کہیں گے۔

مستحضرہ خانہ نمبر ۱ میں ہے۔ اور د سطر اساس میں خانہ نمبر ۵ میں  
ہے۔ بعد جدولی دو ہے۔ لہذا د کا منسوب الیہ حرف ڈ اساسی خانہ،  
نمبر ۵ کا ہوا۔

اب مثلاً ایک ایسا حرف آ گیا ہے جو اساس و نظیرہ کے کسی حرف  
سے نسبت نہیں لے سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اسکا اپنا وجود بھی جدول  
میں نہیں ہے۔ تو اس کے لئے علیحدہ قاعدہ ہے۔

ذیل میں ایک مثال سے واضح کرتا ہوں۔

م	ن	س	غ	د	اساس
ظ	غ	ا	ب	ص	نظیرہ

عن حرف مستحضرہ

حرف مستحضرہ ظن ہے۔ جو نہ حرف ڈ سے نسبت لے سکتا ہے  
اور اس کا اپنا وجود بھی اساس و نظیرہ میں موجود نہیں ہے۔ تو  
اس صورت میں ہمیں اس حرف سے دائیں بائیں قریب ترین ایک  
ایسے حرف کی تلاش ہے۔ جو دور ایجد کی ہیں اس سے سات عدد سے  
زیادہ دور نہ ہو۔

اس شرط کے ماتحت دو حرف ہیں۔ غ اور ظ مگر غ افضل  
ہے کیوں کہ حرف ظ کچھ اور ایک خانہ دور ہے۔ ہمیں نزدیک خانہ والا حرف



درکار ہے

اب بعد اجدی ۲ ہے ض ط غ  
اور بعد جدولی ۳ ہے ب ا غ (سطر نظیر میں ملاحظہ فرمائیں)

بعد اجدی ۲ اور بعد جدولی ۳ ہے  $۵ = ۳ + ۲$

یعنی منسوب الیہ من کا غ ہے۔ اور مرد و بعدین کا مجموعہ ۵ ہے  
یہاں تک آپ پوری طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ اب آگے چلیے! مگر  
فراہوش اور عقل کو تابو میں رکھ کر — کیونکہ یہ علم ہے اور علم علی  
علیہ السلام ہے یہ علم علی کی کرامت ہے۔ یہ علم اگرچہ حصولی ہے۔  
مگر بلاشبہ حصولی ہے۔ تمام علوم کا وجود و بود اسی علم میں ہے یہ  
علم سینہ ہے۔ یہ علم خزینہ علوم ہے۔

تین روپہ میں آپ کو کیا کچھ مل رہا ہے۔ بس میرے جگمگ پر ہاتھ  
رکھ کر میرے احساسات کا اندازہ لگائے۔ ایسے کسی علوم قبروں کی عزت  
بن گئے۔ ایک شاد گیلانی بد نصیب انسان نے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے  
اپنی کائنات علم کا خون بہا دیا۔

اچھا! میری قسمت! کہ اپنے ہاتھوں اپنا خزانہ لٹا رہا ہوں.....  
آپ سے صرف ایک بات کی تمنا ہے۔ اور فقط ایک بات کی!.....  
یہ کہ میرے مولا شہنشاہ کون درکان حضور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ہے  
ان کی ذات بابرکات پر درود و سلام کا یہ پیش کرتے ہوئے آگے کا  
ورق اٹھائیے۔ علیؑ پر کامل ایمان رکھ کر پڑھیے۔ درنہ خدا شاہد ہے تمہاری  
عقل اندہی اور تمہاری بصارت کو رہو جائے گی۔

ع بے حُب اہل بیعت عبادت حرام ہے۔



## حصولِ حروفِ مستحصلہ

دائرہ النسخ میں اپنے حروفِ مستحضرہ

کو تلاش کریں اس کے حروفِ منسوب الیہ کو ذہن میں رکھیں۔ (بعدِ ابجدی یا بعدِ جدولی یا ہر دو بعدین) کو خیال میں رکھیں۔ منسوب اور منسوب الیہ میں جو بعد ہو۔ اُس بعد کے مطابق دائرہ النسخ میں سے حروفِ مستحضرہ سے دائیں بائیں اوپر نیچے گنتی کر کے حروفِ مستحصلات خام حاصل کر لیں۔

اس پر ذرا مشق کر لیں۔

## دائرہ النسخ

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز
ن	م	ل	ک	ی	ط	ح
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
و	ن	ل	ج	ع	ا	ھ

اساس

نظیرہ

حرفِ مستحضرہ

اول حروفِ مستحضرہ و کو الف سے نسبت دی بعد ابجدی ۳ ہے۔ دائرہ النسخ میں حروفِ مستحضرہ و سے ۳ کی گنتی کی گئی تو یہ حروفِ مستحصلات خام حاصل ہوئے۔

ز ا ذ

حرفِ دوم مستحضرہ ن ہے۔ نسبت ع سے دی بعد ابجدی ۲ ہے۔ دائرہ النسخ میں ن مستحضرہ سے ۲ کی گنتی کی گئی تو یہ



مستحصلات خام حاصل ہوئے۔ ب۔ ل۔ ع۔ غ۔  
 حرف سوم مستحضرہ آ ہے۔ ن سے نسبت دی بعد ابجدی ۵  
 ہے دائرہ النسخ میں ل سے ۵ کی گنتی کی گئی تو یہ حروف مستحصلات خام  
 حاصل ہوئے۔ ش۔ ز۔ ج۔ ت۔ ط۔

حرف چہارم مستحضرہ ج ہے۔ اسے د سے نسبت دی بعد  
 ابجدی ایک ہے۔ ج سے دائرہ النسخ میں ایک کی گنتی کی تو یہ حروف  
 مستحصلات خام حاصل ہوئے۔ د۔ پ۔ ل۔

حرف پنجم مستحضرہ ع ہے۔ اسے ق سے نسبت دی۔ بعد ابجدی  
 ۳ ہے۔ دائرہ النسخ میں حرف ع سے ۳ کی گنتی کی گئی تو یہ حروف  
 مستحصلات خام حاصل ہوئے۔ ق۔ ن۔ ع۔

حرف ششم الف ہے۔ اسے د سے نسبت دی بعد ابجدی ۵ ہے  
 دائرہ النسخ میں الف سے ۵ کی گنتی کی گئی تو یہ حروف مستحصلات خام  
 حاصل ہوئے۔ د۔ ی۔ ص۔ ش۔

حرف ہفتم مستحضرہ ض ہے۔ اسے ش سے نسبت دی بعد ابجدی  
 ۵ ہے۔ ض سے ۵ کی گنتی کی یہ حروف مستحصلات خام حاصل ہوئے  
 ش۔ ت۔ ا۔ م۔

خام مستحصلات آپ نے حاصل کر لئے ان میں سے آپ نے اب  
 مستحصلہ حتمی کا انتخاب کر لیا ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ ہم منسوب

منسوب الیہ اور حروف صفحات کو خیال میں رکھیں (حروف صفحات  
 وہ چار حروف آتش۔ آبی۔ بادی۔ خاکی جو آپ نے قرآن مجید سے لئے  
 ہیں) سب سے پہلے آپ منسوب الیہ کو دیکھیں کہ کس عنصر کا حرف ہے



آتش ہے۔ باری ہے آبی ہے یا خاکی۔ جس عنصر کا حرف ہو آپان چار حروف صفحہ میں سے اسی عنصر کا حرف ذہن میں رکھ لیں۔ (منسوب الیہ کا ہم عنصر حرف خیال میں رکھیں) حرف مستحضرہ یعنی منسوب اور حرف ہم عنصر کا بعد ابجدی معلوم کریں۔ (بعد ابجدی معلوم کرنے کا طریقہ پہلے تفصیلاً لکھ آیا ہوں) اس حاصل شدہ بعد میں سابقہ بعد جمع کریں۔ اور نفی بھی کریں جو اعداد نفی یا جمع کے ذریعہ آپ کے پاس آتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک عدد کو دائرہ نسخ کا الف چھوڑ کر سیدھا یا نیچے اوپر شمار کریں۔ اگر حروف مستحصلات خام کے کسی حرف پر یہ طرح پوری آجائے تو بس وہی حرف مستحصلہ حتمی ہے۔ مشق ملاحظہ فرمائیے۔

حروف صفحہ

### دائرہ نسخ

ا ب ج د ه و ز  
ن م ل ک ی ط ح  
س ع ف ص ق ر ش  
غ ظ ض ذ خ ت ت

اساس ج ل ق ب  
نظیرہ ت ض ه غ  
حرف مستحضرہ ر ی س د

حرف مستحضرہ کو ت سے نسبت دی۔ بعد ابجدی ۳۳ ہے  
مستحصلات خام ف۔ ث۔ ط۔ ز حاصل ہوئے۔ ف منسوب الیہ  
آتش ہے۔ اس کا ہم عنصر م ہے ز اور م کا بعد ابجدی سات ہے سابقہ

بعد ۳۳ ہے۔ ۳ + ۴ = دس میزان ۷۔ ۴ = ۳ اب دائرہ نسخ میں دس

کی گنتی الف سے کی گئی۔ ن س ع ب م ع ط ج ل ف  
۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱



اب ۴ کی گنتی بھی کر کے دیکھ لی ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ہر دو اعداد ۱۲ پر فٹ آتے ہیں۔ لہذا مستحصلہ حتمی ۱۲ ہوا۔

(۲) حرف مستحضرہ ۱۱ ہے۔ ۱ سے نسبت دی بعد ابجدی ۲ ہے مستحصلہ  
خام ۱۔ ح۔ خ حاصل ہوئے۔ ۱۱ خاکی ہے۔ اس کا ہم عنقرض ۱۱  
صفحہ میں ۱۱ ہے۔ می اور ع کا بعد ابجدی ۶ ہے۔ سابقہ بعد ۲ ہے۔ ۶ + ۲ = ۸ اور ۶ - ۲ = ۴ الف سے ۸ کی ح اور خ دونوں مستحصلات حتمی  
قرار پائے۔ ا ب ج د ه و ز ح

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

(نوٹ) قانون دراصل یہ ہے۔ کہ گنتی کرتے وقت نفس حرف کو شمار نہیں  
کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر گنتی نفس کو شمار کرنے سے درست آئے۔ تو اس امر  
کی اجازت ہے۔

مثلاً ۸ کا بعد اگر الف چھوڑ کر گنا جائے۔ تو مستحصلات خام کے کسی  
حرف پر نہیں آتا۔ اور اگر الف کو شمار کر کے گنا جائے۔ تو مستحصلات  
خام میں سے مستحصلہ حتمی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ رعایت جبر میں جائز  
ہے (۳) حرف مستحضرہ ۱۱ ہے۔ اسے ۱۱ سے نسبت دی بعد ابجدی ۲  
ہے۔ مستحصلات خام ۱۔ ح۔ خ۔ د حاصل ہوئے۔

۱۱ آبی ہے۔ اس کا ہم عنقرض ۱۱ ہے۔ ۱۱ سے۔ س اور ۱۱ کا بعد  
صفحہ ہے۔ لہذا سابقہ بعد ۲ سے مستحصلہ حتمی ۲ حاصل ہوا۔

(۴) حرف مستحضرہ ۱۱ ہے۔ اب اسے ۱۱ سے نسبت دی بعد ابجدی  
۴ ہے۔ مستحصلات خام ۱۔ ب۔ ی۔ ت۔ ر حاصل ہوئے۔  
ب حرف بادی ہے۔ اس کا ہم عنقرض ۱۱ ہے۔ ۱۱ اور ۱۱ کا بعد



ایکدی ۸ ہے۔ سابقہ بعد ۴ ہے ۸ + ۴ = ۱۲ اور ۸ - ۴ = ۴ الف  
سے شمار کیا۔ ۱۲ ی پر گنتی ختم ہوئی۔ مستحصلہ جتنی تھی ہوا۔

## الثماسِ خالص

یہ تو مستحصلاتِ خام لینے کی ایک مشق تھی۔ اس مشق پر عمل پیرا  
ہونے سے آپ آسانی سے حروفِ مستحصلات حاصل کر سکیں گے۔  
مگر اصل قانونِ مستحصلہ یہ ہے۔ کہ اگر حرفِ مستحقہ فرد ہو تو اس کا  
مستحصلہ زوج آنا چاہیئے۔ اور اگر حرفِ مستحقہ زوج ہو تو اس کا  
مستحصلہ فرد آنا چاہیئے۔

زوج اور فرد یعنی مونث اور مذکر حروف کو کہتے ہیں ان کی  
تفصیل یہ ہے۔

مذکر حروف۔ ا ج ح ز ط ی ل ن ع ص ق  
ش ث ذ ظ ع  
مونث حروف ب د و ح ک م س ت  
ر ر ت خ ض

اس قانون کے تحت اگر حروفِ مستحصلات لئے جائیں گے تو  
جواب قطعاً ناطق ہوگا۔

حرفِ مستحصلہ لینے میں آپ کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ کہ  
آپ نفسِ حرف کو شامل کر کے عمل کریں یا چھوڑ کر

اگر نفسِ حرف کو چھوڑ کر گنتے سے حرفِ مستحصلہ مذکر کا مونث اور  
مونث کا مذکر نہیں آ رہا۔ تو آپ کو احازت سے کہ آپ نفسِ حرف کو



شامل کر کے حروفِ مستحصلات حاصل کریں۔ ذرا مشق کر لیجئے۔  
مثلاً

اساس	ج	ن
نظیرہ	ف	خ
مستحضرہ	ش	ر

ش کو ف سے نسبت دی۔ بعداً بجدی ۴ ہے۔  
اب ش مستحضرہ حرفِ مذکور ہے۔ اس لئے اس کے مستحصلات  
خام مونث لئے جائیں۔ نفسِ حرفِ ش کو شامل کر کے یا شامل نہ کرنے  
ہوئے ہر دو طریق سے مستحصلاتِ خام مونث لئے جائیں۔

ف - خ - ک - و

ف آتشی ہے اور اس کا ہم عنصر تم ہے۔

ش اور م کا بعداً بجدی ۸ ہے سابقہ بعد ۴ ہے۔

$۸ + ۴ = ۱۲$  ہے۔ اور  $۸ - ۴ = ۴$  ہے۔ الف سے ۱۲ کی

گنتی سے حرفِ خ مستحصلہ حتمی قرار پایا۔ جو حرفِ مستحضرہ مذکور کا مستحصل  
مونث ہے۔ اور قطعاً درست ہے۔

(۲) ر کو ن سے نسبت دی۔ بعداً بجدی ۶ ہے۔ مستحصلات

خام حاصل کئے۔ ر مونث ہے۔ اس لئے نفسِ ر کو ساتھ شامل

کر کے یا ترک کر کے ۶ کی گنتی سے درج ذیل مستحصلاتِ خام مذکور حاصل

ہوئے۔ ن - غ - ص - ز - ل - ھ

ن بادی حرف ہے۔ اس کا ہم عنصر حرفِ ن ہے۔ ر اور ن

کا بعد ۶ ہے۔  $۶ + ۶ = ۱۲$  ہے۔



الف کو چھوڑ کر گنتی کی تو ڈسٹھصلہ حتیٰ برآمد ہوا۔ جو مستحضرہ  
مونث کا مذکر مستحصلہ ہے۔ اور درست ہے۔

دائرہ انسخ میں گننے کا طریق

	ا	ب	ج	د	هـ	و	ز	
	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	
	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	
فوتاً ↓	غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	فوتاً ↓
	مستویاً ↑						عکساً ←	

اوپر سے نیچے - نیچے سے اوپر - دائیں سے بائیں - اور بائیں سے  
دائیں شمار کریں ۔

۱۴۔ یہ خود تصویب سطر نظیرہ  
 ہر حرف مستحصلہ کو ایجد قمری  
 سے نظیرہ دے دیں۔

۱۵۔ پندرھویں سطر صدر مؤخر جواب آخری سطر جواب

کی ہے۔ اس سطر کو صدرِ موخر کر دیں۔ صدرِ موخر کا قاعدہ یہ ہے کہ  
بائیں جانب کے حرف کو پہلے لکھ لیں۔ پھر دائیں طرف کے حرف کو  
اور اسی طرح باری باری لکھتے چلے جائیں۔

سطر  
صدر موثر



سطر ا ب ج د ه و ز

صدر موخر ز ا و ب ه ج د

یہ آخری سطر جواب ہوگی جو حکماً اس سوال کا حتمی جواب ہوگا  
حروف کو بلانے سے ایک یا معنی فقرہ بن جائے گا۔ جو جواب  
پر دال ہوگا۔ جس زبان میں سوال ہوگا۔ اسی زبان میں جواب ہوگا  
کسی حرف کی تقدیم تاخیر نہ کرتا پڑے گی۔

## نوٹ

بعض اوقات کوئی حرف مستحصلہ نظیرہ دیئے بغیر جواب پر حاوی  
ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ پہلے صدر موخر کر لیں اور بعد میں  
نظیرہ دے کر جواب کو دیکھیں۔ جو نسا حرف مستحصلہ جواب پر  
خود ناطق ہو۔ اُسے ویسے ہی رہنے دیں۔ نظیرہ نہ دیں۔  
مثلاً

سطر مستحصلہ = س ذ ض غ ی ا خ د ز

صدر موخر = ز س و ذ خ ص ا غ ی

نظیرہ جواب = ش ا د گ ی ل ا ن ی

شاد گیلانی

اس سطر صدر موخر میں ملاحظہ فرمائیں کہ حرف ذ خود ناطق  
ہے۔ آ خود ناطق ہے۔ آخری حرف می خود ناطق ہے۔ لہذا  
ان کو نظیرہ نہیں دیا۔ اور جواب میں وہی حروف لکھ دیئے۔



## مثال

یوں تو دن بھر میں تیس پینتیس مستحضرات بلا ناغہ مجھے حل کرنا پڑتے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مستحصلہ پر مجھے عبور کا بلہ حاصل ہے مگر یہاں صاحبانِ ذوق کی خاطر ایک مثال پوری تشریح سے لکھ رہا ہوں ۳۹/۶ کو مکرم و محترم دوست جناب کمانڈر زوار علی صاحب بالقابہ، تشریف لائے ارشاد فرمایا کہ ایک اکیس گر ایک دوا کا جوہر تیار کر کے دے گیا ہے۔ جسے اس نے میرے روپر و پارہ پر بقدر ایک رنی طرح کر کے کٹھالی میں چرخ دے دیا۔ تو پارہ خالص سونا بن گیا۔ مگر بعدہ، ایسا کرنے سے نہیں ہو سکا۔ اس کو جفر کی کسولی پر پر کیئے کہ کس دعوات پر یا کس طرح سے کار آمد ثابت ہوگا۔

میں نے سوال قائم کیا۔

جوہر کس طرح کرنے سے شمس ہوگا۔ سایل زوار علی

مدخل کبیر ۱۹۲۰

تعداد حروف ۳۵

تعداد نقاط ۱۵

اساس کات ظا عین لھ ی

حروف قرانی

ط و ق د

حرف حاصل الصفحہ ۴ + ۱ + ۶ + ۹



۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
ی	ھ	ل	ھ	ن		غ	ا	ظ	ن	ا	ک	اساس
خ	ق	ض	ق	غ	ت	ن	س	م	ج	س	ذ	نظیرہ
۲	۵	۱۵	۱۵	۵	۵	۱	۱	۹	۷۲	۸	۲	نسبت اساس
۴۲	۶	۸	۸	۱	۶	۳	۳	۱۲	۱۲	۳	۴۲	نسبت نظیرہ
۴	۱	۷	۷	۴	۱	۲۹	۲۹	۳	۶۰	۵	۴۰	تعدیل ۱
۶	۵	۲۲	۵	۵	۶	۵	۶	۳۶	۲۲	۶	۱۲	نسبت نظیرہ
۱۲	۶	۵	۲۲	۵	۵	۶	۵	۶	۳۶	۲۲	۶	عکس
۸	۱	۱۹	۱۹	۱۰	۱	۱	۱	۳۰	۱۲	۱۸	۸	تعدیل ۲
۳۲	۲	۱۲	۱۲	۶	۲	۲۸	۲۸	۲۷	۲۸	۱۳	۳۲	تعدیل و تعدیل
د	ب	ل	ل	و	ب	غ	غ	ظ	ر	م	د	حرف دور
ھ	پ	ک	ک	ھ	ک	ظ	ظ	ض	ش	ن	ت	حرف قوی
ص	ل	ص	ن	ق	م	ص	ق	د	ص	ص	ق	حرف متخفہ
پ	خ	ک	خ	ف	ی	ب	د	ش	ف	س	خ	مستحصلہ
پ	ی	د	ن	ش	خ	ف	ر	س	ک	خ	پ	صدر موخر
ب	ی	ر	ف	ز	ی	ر	ر	ا	ک	ی	ب	نظیرہ جواب

فریب

چیز

بیکار

اللہم صلی علی محمد و آل محمد !

کیا عمدہ جواب ہے۔ گویا کسی عالم غیب ہستی سے دُردیویات  
ہو رہی ہے۔ رسول اکرم صلعم کے علم غیب سے انکار کرنے والو



آدمجہ سے بات کرو

ع میں تم کو بتاتا ہوں تقدیر نبی (صلعم) کیا ہے

## تشریح

پہلا حرف مستحقرہ ق ہے۔ اسے حرف نظیرہ د سے نسبت دی بعد ابجدی ۷ ہے۔ حروف مستحصلات خام خ۔ ت۔ م ک۔ د۔ ب حاصل ہوئے۔

ذ حرف آتشی ہے۔ حروف صفحہ میں اس کا ہم عنصر حرف ط ہے۔ ط اور ق کا بعد ابجدی دس ہے۔  $۱۰ = ۱ + ۹$  اور  $۱۰ = ۱ - ۳$

ستر ہواں حرف دائرہ النسخ میں خ ہے۔ لہذا مستحصلہ حتمی رخ ہے۔ دوسرا حرف مستحقرہ ص ہے۔ اس کو حرف نظیرہ ش سے نسبت دی بعد ابجدی ۳ ہے۔ حروف مستحصلات خام س۔ ر۔ د حاصل ہوئے ش حرف آبی ہے۔ اس کا ہم عنصر حرف ق ہے۔ س اور ق کا بعد ایک ہے۔  $۱ = ۳ - ۲$  اور  $۱ = ۳ + ۱$

دائرہ النسخ میں س اور دسہر دو حروف مستحصلات حتمی مقرر کئے گئے۔ جو نہ اس حرف ناطق ہو رہا ہو اسے رکھ لیں گے۔

تیسرا حرف مستحقرہ ص ہے۔ اسے حرف نظیرہ ت سے نسبت دی۔ بعد ابجدی آ ہے۔ مستحصلات خام ت۔ ک حاصل ہوئے



ن حلق آتش ہے۔ اس کا ہم عنقر حرف ط ہے اور ص کا بعد

ابجدی ۹ ہے۔  $۸ = ۱ - ۹$ ،  $۱۰ = ۱ + ۹$

دائرہ النسخ میں دسواں حرف ن ہے۔ لہذا مستحصلہ حتمی ن ٹھہرا چوکتا  
حرف مستحقرہ د ہے۔ اسے نہ ط سے نسبت دی جا سکتی ہے۔ نہ حرف م  
سے لہذا ایسا کوئی حرف آگے تلاش کیا۔ حرف الف سے نسبت دی۔

بعد ابجدی ۳ ہے۔ بعد جدولی ۲ ہے  $۵ = ۲ + ۳$

مستحصلات خام شن حاصل ہوئے۔ الف آتش ہے۔ اس کا ہم  
عنقر ط ہے۔

د اور ط کا بعد ابجدی ۵ ہے  $۱۰ = ۵ + ۵$

الف کو چھوڑ کر گنا تو دسواں حرف ش ہے۔ لہذا مستحصلہ حتمی ش ہوا۔

پانچواں حرف مستحقرہ ق ہے۔ اسے ق سے ہی نسبت دی بعد

جدولی ۵ ہے۔ مستحصلات خام دیس۔ حاصل ہوئے ق کا ہم

عنقر ق ہی ہے۔ لہذا بعد جدید ندارد

حرف الف کو چھوڑ کر گنا۔ حرف مستحصلہ د ٹھہرا۔

چھٹا حرف مستحقرہ ص ہے۔ اسے حرف ن سے نسبت دی

بعد ابجدی د جدولی ۷ ہے۔

حروف مستحصلات خام ب۔ خ۔ ص حاصل ہوئے ن باری

ہے۔ اس کا ہم عنقر حرف د ہے۔ ص اور د کا بعد ابجدی ۱۲ ہے

$۱۲ = ۷ + ۵$  اور  $۱۲ = ۷ - ۵$



ہر دو اعداد ب پر ختم ہوتے ہیں۔ لہذا مستحصلہ حتمی ب ہے۔  
ساتواں حرف مستحضر م ہے۔ اُسے می سے نسبت دی بعد ابجدی  
۳ ہے۔

مستحصلات خام ی۔ غ۔ ظ حاصل ہوئے۔ می بادی حرف  
ہے۔ اس کا ہم عنقر و ہے۔ م اور و کا بعد ابجدی ۷ ہے سابقہ بعد  
۳ ہے۔ ۷ + ۳ = ۱۰ اور ۷ - ۳ = ۴

دائرہ نسخ میں دسواں حرف می ہے۔ لہذا مستحصلہ حتمی می ہے۔  
آٹھواں حرف مستحضر ق ہے۔ اُسے ن سے نسبت دی  
بعد ابجدی جدولی ۸ ہے۔

مستحصلات خام ن۔ ض۔ م۔ د ہوئے۔ ن بادی ہے  
اس کا ہم عنقر حرف ہے۔ ق اور و کا بعد ابجدی ۱۳ ہے۔  
۱۳ - ۸ = ۵ اور ۱۳ + ۸ = ۲۱

دائرہ نسخ میں ۵ کی گنتی ن پر آئی لہذا حرف مستحصلہ حتمی ن ہے  
نواں حرف مستحضر ن ہے۔ اُسے ق سے نسبت دی بعد  
ابجدی ۵ اور بعد جدولی ۲ ہے ۵ + ۲ = ۷

مستحصلات خام خ۔ ح۔ ر۔ د حاصل ہوئے۔ ق کا ہم  
عنقر ہی ہے۔ ن اور ق کا بعد ابجدی ۵ ہے۔ ۷ + ۵ = ۱۲ اور

۷ - ۵ = ۲ کے بعد ہر حرف خ ہے۔ لہذا حرف مستحصلہ حتمی ہوا۔  
دسواں حرف مستحضر ہ ہے۔ اُسے ہ سے نسبت دی بعد ابجدی



۶ ہے۔ مستحصلات خام ر۔ خ۔ و۔ م حاصل ہوئے۔ ل خاکی  
 ہے۔ اس کا ہم عنصر د ہے۔ ض اور ذ کا بعد ابجدی ۱۲ ہے۔ پ  
 ۱۲ + ۶ = ۲۰ اور ۱۲ - ۶ = ۸

پہر دو اعداد و حروف مستحصلات آتے ہیں۔

ر اور خ۔ جو حرف جواب میں ناطق ہوگا اسے رکھ لیں۔ گیارہواں  
 حرف مستحضرہ ل ہے اُسے ق سے نسبت دی بعد ابجدی، ہے حروف  
 مستحصلات خام ک۔ ر۔ و۔ ض ہوئے ق کا ہم عنصر حرف  
 ق ہی ہے۔ ل اور ق کا بعد ۷ ہے۔ ۷ + ۷ = ۱۴ جو دہواں حرف  
 دائرہ النسخ میں ک ہے۔ لہذا مستحصلہ حتمی ک ہے۔

بارہواں حرف مستحضرہ ص ہے اُسے خ سے نسبت دی بعد ابجدی  
 ۶ ہے۔ حروف مستحصلات ج۔ ب۔ ر ہوئے۔

خ حرف خاکی ہے۔ اُس کا ہم عنصر د ہے۔ ذ اور ض کا بعد

۱۲ ہے۔ ۱۲ + ۶ = ۲۰ اور ۱۲ - ۶ = ۸

تینوں حرف خ۔ ب۔ ر حرف مستحصلہ آسکتے ہیں۔

جو تینا حرف جواب دے رہا ہو۔ اُسے رکھ لیں گے۔ باقی کو ترک  
 کر دیں گے۔

پس اس سطر مستحصلہ کو صدرِ موخر کیا۔ اور نظیرہ دیتے ہوئے یہ

جواب حاصل کیا۔ ”بے کار۔ چہیز۔ فریب“

نوٹ :- آپ کو اس امر پر تعجب ہوگا۔ کہ ایک حرف کو کس قاعدہ  
 کے تحت کس حرف اساس و نظیرہ سے نسبت دی گئی ہے۔



جیسے مستحضرہ نمبر ۹ ن کو حرف ق نمبر ۱۱ سے نسبت دی گئی ہے۔ تو اس ضمن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ن حرف ق نمبر ۹ سے بھی نسبت کھا سکتا ہے۔ مگر حرف مستحصلہ نہیں آیا۔ اس لئے حرف ق نمبر ۱۱ سے نسبت دیکر مستحصلہ لیا گیا ہے۔

مثلاً حرف ن اور ق کا بعد ابجدی ۵ ہے۔ ن سے خروف مستحصلات خام لئے ض۔ د بس یہ دو حروف ہی آئے۔ ق کا ہم عنقریب ہی ہے۔ لہذا ب ن اور ق کا بعد پھر ۵ ہوا۔

$$۱۰ = ۵ + ۵$$

ض اور د ہر دو حروف دس کے بعد پر نہیں آ رہے۔ لہذا حصول مستحصلہ کے لئے حرف منسوب الیہ بدلتا پڑا۔ اسی حرف ق کو سطر اساس یا نظیرہ میں دیکھا کہ کسی اور جگہ موجود ہے یا نہیں۔ (آگے کی طرف دیکھنا ملحوظ ہے) تو نمبر ۱۱ میں ق پھر موجود ہے۔ اب اس کا بعد جدولی بھی شامل کر کے مستحصلہ لیا۔ تو حرف مستحصلہ آ گیا۔

## ضروری اعلان

مختلف قسم کے سوالات بذریعہ مستحصلہ حل کرانے یا مزید حفری معلومات حاصل کرنے کے لئے ادارہ ہذا کی معرفت مبلغ پانچ روپیہ روانہ کر کے حضرت علامہ شاد گیلانی مدظلہ، العالی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ادارہ حفر۔ شہر کوٹ شہر۔ (ضلع جھنگ)



عاطلان و شالین رمل مجفر، ہیناٹرم اور مومو پتھک کیلئے مشہور زیانہ  
 کی بے مثال و بی نظیر و مایہ ناز تصانیف  
**علامہ شاد گیلانی**  
 جن کا حیر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے

**سیر رمل** رمل کے بحرنا پیداکنار کو ایک

کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ رمل کے نقطہ کی وضاحت

اس طرح کی گئی ہے۔ کہ کس رمال کو کتابیں

لکھنے کی جرات نہیں ہو سکی۔ رمل کے بتدیوں

کیلئے ایک اعلیٰ استاد و منتہیوں کیلئے رہبر کامل

کی حیثیت رکھتی ہے۔ قیمت ۵ روپے

**خرزینہ رمل** رمل کا ایک چھوٹا سا رسالہ

ہے۔ جسکے ذریعہ آپ اپنے ہر کام کے نفع و

نقصان کے متعلق خود ہی دیکھ سکتے ہیں،

رمل کے قوانین اور اصول قیمت ۵/-

**روحانی اکھیرے** مریض کے صحیح کوالن

صحت بیماری زندگی اور موت بخویر نسخہ پر

اس سے پیشتر کبھی کوئی کتاب نہیں چھپی

قیمت ۵ روپے

**نکات جفر** اس کتاب کے ذریعے

عملیات نادرہ قوت مروانگی کیلئے عجیب

عمل، نقش بواسیر، تسخیر خلائق بے اولاد

کیلئے نایاب تحفہ قیمت ۵ روپے

**جفر الامام** یہ بات جفر سے پوچھو

لا جواب کتاب ۵/-

**جفر الجامع قافیہ** علم جفر کے متعلق

ایک نایاب کتاب قیمت ۵ روپے

**سائنس** جس پر زندگی اور موت کا

دار و مدار ہے اس میں ہزاروں فنون مہر ہیں

سائنس بذاتہ ایک وسیع علم ہے ہر سوال کا

جواب، قبل از وقت پیشگوئی، نادر عملیات

تحفہ شباب، لا جواب کتاب قیمت ۵ روپے

**قاعدہ ثناء** اپنے موضوع پر لا جواب

کتاب، ۵ روپے

**معجزات و عجائبات طب یونانی** سلک معجز نما

طب یونانی کے وہ جواب ہر پاسے جن کے مقابلے

میں ایلو پیتھس میں ابھی تک کوئی دوائی ایجاد

نہیں ہو سکی یہ کتاب سینہ بسینہ چلے آنے والے

نسخوں کا انمول خزانہ ہے۔ قیمت ۵ روپے

**ملک سراج الدین اینڈ سٹریٹس**

کشمیری بازار، لاہور (۸)